بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳ | ۳۰ ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش | ۱۵ صفر ۱۳۶۴ ھ | ۳۰ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج حضور نے عصر سے مغرب تک درس القرآن دیا۔ اور بعد نماز مغرب وعشاء جو حضور نے بوجہ بارش جمع کرکے پڑھائی کچھ دیر مجلس میں بھی رونق افروز ہوئے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بھی بخار اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو کل سے پاؤں میں نقرس کا درد ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو گزشتہ شب دل کا دورہ ہوا۔ آج طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ لیکن ضعف ہے احباب دعائے صحت کریں۔

کئی دن سے مطلع ابر آلود ہو رہا تھا۔ اور آج ہلکی ہلکی بارش شروع ہوگئی ہے جس سے سردی میں بھی...

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کے ساتھ ہو

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۷ فروری ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

سلسلہ کے کام خدا تعالےٰ کے ہیں۔ جو سلسلہ کے کام کریگا۔ وہ اپنا اجر اللہ تعالےٰ سے پائیگا۔ اس کے لئے بار بار میں نے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ تحریک جدید کی جب تحریک ہو۔ تو بعض دوست ثواب کے لئے خواہ کارکن ہوں یا نہ ہوں کام کے لئے آگے نکل آیا کریں۔ چنانچہ جب بھی ایسا ہوا ہے غیر معمولی طور پر اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کے کاموں میں برکت دیدی ہے۔ اب چونکہ دس سال پہلے دَور کے گزر چکے ہیں۔ غالباً دوستوں نے سمجھا ہے۔ کہ اب کام کا وقت گزر گیا ہے۔ حالانکہ جب کانٹا بدلتا ہے وہی وقت خطرہ کا ہوتا ہے چنانچہ اس دفعہ میں دیکھتا ہوں کہ کئی جماعتوں اور افراد میں سستی کے آثار نظر آتے ہیں۔ اور کئی جماعتوں اور افراد نے اپنے وعدے اب تک نہیں بھجوائے۔ کئی جماعتوں نے پوری تندہی سے کام نہیں کیا۔ حالانکہ یہ امر جماعت پر واضح ہو چکا ہے۔ کہ ابھی اصل کام کی بنیادیں بھرنے میں بہت بڑی قربانی کی ضرورت ہے۔ اور اب صرف چند دن وعدوں کے لکھوانے میں رہ گئے ہیں۔ جہاں ایک حصہ جماعت نے بے نظیر ایثار کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں دوسرے حصہ میں سستی بھی نظر آ رہی ہے۔ گویا کہ وہ تھک گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان پر رحم فرمائے۔ اور ان میں چستی پیدا کرے۔ عمل مقبول وہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسان کو زیادہ قربانی کا موقعہ ملے۔ وہ عمل جس کے بعد انسان تھک جائے۔ ایک خطرہ کا الارم ہے۔ جس سے مومن کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے تحریک جدید کے تمام ان مجاہدوں کو جنہوں نے اب تک اپنے وعدے نہیں بھجوائے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جلد اپنے وعدے بھجوائیں۔ اور تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر فہرست نہیں بھجوائی۔ تو اب جلد مکمل کرکے بھجوا دیں۔ اور پہلے ناقص بھجوائی ہے۔ تو اب مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ آپکے ساتھ ہو۔ اور آپ کا مددگار ہو۔ میں نے نوسالہ میعاد کی زیادتی قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق بڑھائی ہے۔ کہ دوزخ پر انیس نگران ہونگے۔ پس میں نے چاہا۔ کہ تحریک جدید کی ہر جماعت کی قربانی انیس سال کی ہو جائے۔ تاکہ دوزخ کے دروازے اس کے لئے بند ہو جائیں۔ اور دوزخ کے انیس داروغے بجائے ان کے دشمن کے ان کے دوست ہوں۔ اللہ تعالےٰ تمام تحریک کے مجاہدوں پر خواہ دفتر اول کے ہوں۔ خواہ دفتر دوم کے اس دُنیا کی جنت اور اگلے جہان کی جنت کا سامان پیدا کرے۔ اور اسلام کی فتوحات کی ایک مضبوط بنیاد ان کے ہاتھ سے رکھوا دے۔ اللّٰھم اٰمین والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

اسلام کی اشاعت کلیتہً احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے

(از ایڈیٹر)

آج کے پرچہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے جو ملفوظات درج ہیں۔ ان میں ایک مقام پر حضور نے واقعات کی بناء پر یہ فرمایا ہے۔ کہ اسلام کی ترقی اب کلیتہً احمدیت کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے۔ اشاعت اسلام کا جذبہ مسلمانوں کے قلوب سے مٹتا جا رہا ہے۔ اور تبلیغ اسلام سے متعلق انکی تمام طاقتیں اور قوتیں سلب ہو چکی ہیں۔ ان کے قلوب میں اشاعت اسلام کے لئے ذرا بھی جوش نہیں رہا۔ آج دنیا میں جہاں بھی تبلیغ ہو رہی ہے۔ احمدیوں کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ یہ تو واقعات کی شہادت ہے۔ اور واقعات اصل حقیقت کے اظہار میں کبھی پس وپیش نہیں کرتے۔ بلکہ بلاتردد سچ سچ کہہ دیتے ہیں۔ البتہ اکثر انسان ایسے ہوتے ہیں۔ جو بغض و کینہ۔ اور حسد و عداوت کی وجہ سے نہ صرف حق کا اقرار نہیں کرتے۔ بلکہ حق پوشی۔ دروغگوئی۔ اور فریب دہی سے بھی باز نہیں رہتے۔ مگر باوجود اس کے ہمارے خلاف ان سب ناجائز و ناروا حربوں سے کام لیا جاتا ہے۔ جس امر کا ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے آج کے ملفوظات میں ہے۔ اور جس کا مختصراً اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ وہ ایسا واضح اور بین ہے۔ کہ ہمارے مخالفین کو بھی اس کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں۔ اس کے لئے صرف ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔

اخبار "ایمان" پٹی ضلع لاہور نے اپنے ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں لکھا۔ "قادیانیوں کی تبلیغی کوششوں کا اس سے اندازہ لگ سکتا ہے۔ کہ ان کا اس سال کا بجٹ گیارہ لاکھ روپے کا تھا۔ اس کے بالمقابل اپنا حال دیکھئے۔ ہم اہل سنت جن کی تعداد سات کروڑ سے کم نہ ہوگی۔ ایک بھی ایسا تبلیغی مشن نہیں رکھتے جس کے مبلغوں نے اشاعت اسلام کے لئے کبھی ہندوستان سے باہر قدم رکھا ہو۔ کیا یہ ہمارے لئے باعث شرم نہیں کہ وہ باطل فرقے جن کے پیرو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہوں۔ دنیا کے گوشے گوشے میں تبلیغی مشن قائم کریں قرآن مجید کے تراجم چھاپیں لنڈن جیسی جگہوں میں مسجدیں بنائیں اور اذانیں بلند کریں مگر ہم سات کروڑ کی تعداد کے باوجود نہایت ہی بے غیرتی سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں دیکھو یہ کس قدر بے عزتی کی بات ہے کہ چند ہزار قادیانی صرف یورپ کے اندر کم از کم پانچ تبلیغی مشن چلا رہے ہیں جن کے مصارف کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ سالانہ سے کسی طرح کم نہ ہوگا۔ لیکن اس کے برخلاف ہم سات کروڑ مسلمان نام لینے کو بھی یہ دعوٰے نہیں کر سکتے کہ ہندوستان سے باہر کہیں بھی کوئی ہمارا تبلیغی مشن قائم ہے۔ بعض لوگ سوال کریں گے کہ ہم مسلمانوں کی اس پست ہمتی اور زوال جمود کی اصل وجہ کیا ہے۔

بھائیو! اصل وجہ صرف یہ ہے کہ ہم میں ایمان کی حقیقی محبت نہیں رہی۔"

یہ آج سے دس سال پہلے کا ذکر ہے۔ اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششیں بہت بڑھ چکی اور نہایت شاندار نتائج پیدا کر رہی ہیں۔

سن رسیدہ معلمین کی ضرورت

مختلف احباب نے مختلف مقامات سے ایسے دوستوں کی خواہش کی ہے جو بچوں کو قرآن مجید باترجمہ پڑھا سکیں امام الصلوٰۃ کے فرائض سرانجام دیں اور وقتاً فوقتاً تبلیغ بھی کرتے رہیں۔ ایسے معلم صاحبان کے کھانے اور مکان کا انتظام ہوگا۔ اور کچھ نقد معاوضہ بھی مل سکیگا۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ تمام اُن دوستوں کو جو عمر رسیدہ ہوں۔ اور تبلیغ کا شوق رکھتے ہوں اور دینی مسائل اور سلسلہ کے لٹریچر سے واقف ہوں اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ وہ اپنی درخواستیں معہ مفصل حالات امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ جلد سے جلد دفتر دعوت و تبلیغ میں بھیجدیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

خدام الاحمدیہ میں شمولیت لازمی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے "خدام الاحمدیہ" کو ہندوستان کے تمام احمدیوں کیلئے جنکی عمر ۱۵ سے ۴۰ سال تک ہے۔ لازمی قرار دیا ہے۔ اسلئے ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس نظام میں اپنے آپ کو شامل کرے۔ (مہتمم تعلیم مجلس)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی تشویشناک علالت

قادیان ۲۹ جنوری۔ آج شام کی اطلاع یہ ہے۔ کہ حضرت نواب صاحب کی کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ بے چینی بھی زیادہ ہے۔ اور بخار ایک سو درجہ کا ہے۔ احباب جماعت ان کے لئے مخصوصیت سے دعا فرمائیں۔

آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بخیریت لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۲۸ جنوری مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

جناب چودہری صاحب بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے عازم لنڈن ہوئے تھے۔ امید ہے آپ اپنے فرائض سرانجام دیکر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد واپس تشریف لے آئینگے

لجنہ اماء اللہ بیرونجات کی خدمت میں التماس

تمام لجنات بیرون کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹیں بالالتزام اگلے ماہ کی پانچ تاریخ تک بھجوا دیا کریں۔ یعنی جنوری کے مہینے کی کارگزاری کی رپورٹ ۵ فروری تک مرکزی دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے تاکہ بروقت حضور اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بھی پیش کی جا سکے اور "مصباح" میں بھی شائع کی جا سکے۔ خاکسار مریم صدیقہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ۔

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام "الوصیت" کا امتحان

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا دوسرا امتحان ۲۵ فروری کو ہوگا۔ بہنوں کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ اس امتحان میں شریک ہوں۔ امتحان میں شامل ہونے والیوں کے نام ۱۰ فروری تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ خاکسار عزیزہ رضیہ سکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

احمدی جماعتوں کی مردم شماری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں جیسا کہ گزشتہ سال بذریعہ اخبار الفضل جماعتہائے احمدیہ کی مردم شماری کے لئے اعلان کئے جاتے رہے ہیں امسال بھی اسی کے مطابق ایسی جماعتوں کی طرف سے جن کی تعداد ۵۰۰ یا زائد از ۵۰۰ ہے مردم شماری ہو کر آنی چاہیئے یہ مردم شماری یکم جنوری ۱۹۴۴ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۴۴ء تک کی ہوگی۔ جو مطابق نقشہ مندرجہ ذیل حضور کے ارشاد کے ماتحت ۳۱ جنوری ۱۹۴۵ء تک نظارت ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے۔

ناظر امور عامہ

"الفضل" بوجہ قلت گنجائش اس اعلان کی اشاعت میں کسی قدر دیر ہو گئی ہے۔ احباب یہ اعلان پڑھتے ہی اس کی تعمیل کرنا اپنا فرض سمجھیں۔

نقشہ مردم شماری جماعتہائے احمدیہ

نمبر شمار	نام پریذیڈنٹ یا سیکرٹری	کل کس قدر افراد ہیں	بارہ سال سے اوپر		بارہ سال سے کم		اس سال کے نئے احمدی	[illegible]	لڑکے اور لڑکیوں میں سے کس قدر تعلیم پا رہے ہیں		قرآن باترجمہ سیکھ رہے ہیں		کوائف افراد جو بڑے بڑے اداروں میں ملازم ہیں مثلاً ڈاکخانہ ڈپٹی کمشنر پولیس [illegible]		
			مرد	عورتیں	لڑکے	لڑکیاں		گزشتہ سال کی نسبت [illegible]	لڑکے	لڑکیاں	مرد	عورتیں لڑکیاں	نام افراد معہ نام محکمہ	شرح چندہ ماہوار	کیفیت [illegible]

ولادت:- مورخہ ۸ جنوری کو خاکسار کے ہاں اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت امیر المومنین نے عبد الشکور نام رکھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عمر دراز عطا فرمائے خادم سلسلہ ہو۔ خاکسار ڈاکٹر عبد اللطیف نور ہسپتال قادیان

خاکسار کو فرزند عطا فرمایا۔ حضور نے ولایت احمد نام تجویز فرمایا۔ احباب دعا [illegible] محمد عبد اللہ [illegible] قادیان

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

عورتوں کی تربیت کے طریق

ایک دوست نے عرض کیا کہ عورتوں کی تربیت کے وہ کونسے ذرائع ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر وہ آئندہ نسل کی صحیح طور پر دینی رنگ میں تربیت کرسکتی ہیں۔

قرآن اور حدیث کی تعلیم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ تربیت کا اصل طریق تو یہی ہے۔ کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے۔ اس سے عورتوں کو پوری طرح آگاہ کردیا جائے۔ اس غرض کے لئے سب سے پہلے عورتوں کو قرآن شریف پڑھانا چاہیئے۔ میں نے دیکھا ہے جتنی تربیت علم سے ہوتی ہے۔ اتنی کسی اور چیز سے نہیں ہوتی۔ علم ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے کئی باتیں جو علم نہ ہونے کی صورت میں بڑی جدوجہد کے بعد بھی پیدا نہیں ہوتیں۔ یا اگر ہوتی ہیں۔ تو بڑی مشکل سے۔ نہائت آسانی اور سہولت کے ساتھ انسان کے اندر پیدا ہو جاتی ہیں۔

پس میرے نزدیک عورتوں کی تربیت میں جو چیز سب سے زیادہ ممد ہوسکتی ہے۔ وہ علم ہے۔ اور اس سے کئی قسم کے فوائد حاصل ہوسکتے ہیں۔ چنانچہ پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ علم خود اپنی ذات میں انسان کی تربیت کرنے والی چیز ہے۔ علم صحیح خیالات کے پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اور بتاتا ہے۔ کہ کونسی بات اچھی ہے اور کونسی بری۔ دوسرے جب انسان کو لکھنا پڑھنا آجاتا ہے۔ تو پھر اگر اللہ تعالےٰ کا فضل اسکے شامل حال ہو۔ تو اسے ایسی کتابیں پڑھنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ جن میں وہ باتیں درج ہوتی ہیں۔ جو تربیتی نقطۂ نگاہ سے ضروری ہوتی ہیں۔ گویا علاوہ قرآن شریف پڑھنے کے یا ان کتب کے پڑھنے کے جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں درج ہیں۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لکھی ہوئی کتب ہیں۔ اور نیک اور عالم لوگوں کی لکھی ہوئی کتابوں سے بھی فائدہ حاصل کرلیتا ہے۔ پھر علم سے اس بات کا بھی امتیاز ہو جاتا ہے۔ کہ کیا کیا خرابیاں ہوتی ہیں۔ اور ان خرابیوں کا کیسا عبرتناک انجام ہوتا ہے۔ گویا علم سے انسان کو برائیوں کے اسباب اور ان کے انجام سے واقفیت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح نیکیوں کے اسباب اور ان کے حسن انجام سے بھی انسان آگاہ ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح وہ کوشش کرتا ہے۔ کہ میں بدیوں سے بچوں اور نیکی میں ترقی کروں۔ پس تربیت کا اصل طریق یہی ہے۔ کہ عورتوں کو قرآن کریم اور حدیث کی تعلیم دی جائے۔

لڑکیوں کی دینی تعلیم کے متعلق قادیان والوں کی کوتاہی

میں نے بارہا کہا ہے کہ مرد تو اس بات پر مجبور ہیں۔ کہ ملازمتوں وغیرہ کے لئے انگریزی پڑھیں۔ لیکن عورتیں مجبور نہیں ہیں۔ ان کے لئے زیادہ تر دینی تعلیم ہی ہونی چاہیئے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ابھی تک اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی گئی۔ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے دینیات کلاسز کھولی گئی ہیں۔ مگر میں نے دیکھا ہے۔ ان میں ایسی ہی لڑکیاں آتی ہیں۔ جو انٹرنس میں نہیں جاسکتیں اور جن کے نمبر زیادہ نہیں ہوتے۔ جب قادیان والوں کا یہ حال ہے۔ تو باہر کی جماعتوں کا اسی پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ یہاں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے دینی تعلیم کے لئے ہر قسم کی سہولتیں مہیا فرمادی ہیں۔ اور عورتیں اگر چاہیں تو آسانی سے دینی معلومات حاصل کرسکتی ہیں۔ مگر باوجود ہر قسم کے سامان میسر آنے کے پھر بھی قادیان کے رہنے والوں میں کوتاہی پائی جاتی ہے۔ اور وہ دینیات کلاسز کی طرف زیادہ توجہ نہیں کرتے۔

کام کی ذمہ واری ڈالنا

پھر بڑی چیز یہ ہے کہ عورتوں پر کام کی ذمہ واری ڈالدی جائے۔ ذمہ واری کے کام پر جب کسی کو مقرر کیا جاتا ہے۔ تو اس میں سوچنے اور غور کرنے کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور انسانی فطرت اللہ تعالےٰ نے اس قسم کی بنائی ہے۔ کہ وہ جتنا سوچے۔ اتنے ہی اسے علوم کے مخفی خزانے ملتے جاتے ہیں۔ اسی لئے قرآن کریم کا ایک پرت اللہ تعالےٰ کی طرف سے انسانی دماغ میں رکھا گیا ہے۔ اور اسی بناء پر اسے کتاب مکنون قرار دیا گیا ہے۔ ایک قرآن تو ظاہر ہے اور چھپا ہوا ہر شخص کے پاس موجود ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اس کے ساتھ ہی قرآن کریم کا ایک اور ورق چھپا کر انسان کے دماغ میں رکھ دیا ہے۔ جب انسان قرآن پڑھتا ہے۔ اور اس کے احکام پر غور و فکر شروع کرتا ہے۔ تو اس کی فطرت اس تدبر کے نتیجہ میں بیدار ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ تو وہی باتیں ہیں۔ جن کو میں پہلے سے مانتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ سچائی کو لوگ قبول کرلیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا اپنا دل بھی مانتا ہے۔ کہ یہ باتیں سچی ہیں۔ مگر فطرت کو ابھارنے اور اس کے مخفی جوہروں کو ظاہر کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ انسان پر ذمہ واری ڈال دی جائے۔ جس کے سپرد ذمہ واری کا کوئی کام کیا جاتا ہے۔ وہ غور کرنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ غور کرتا ہے۔ تو قرآن کریم کا وہ دوسرا ورق جو اس کے دماغ میں مخفی ہوتا ہے۔ اپنے خزانے اگلنے لگ جاتا ہے۔ تب اسکے اندر قرآن فہمی کا مادہ ترقی کرتا ہے۔ اور اسکے ذاتی علم میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض

یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے۔ جو مسلمانوں سے ہوئی۔ کہ انہوں نے عورتوں پر ذمہ واری نہ ڈالی۔ اور اس طرح ان کی فطرتیں بیدار نہ ہوئیں۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام میں نے اسی لئے کیا ہے۔ کہ عورتوں میں بھی اپنی ذمہ واری کا احساس پیدا ہو۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اب عورتوں میں سے کوئی پریذیڈنٹ ہوتی ہے۔ کوئی سیکرٹری ہوتی ہے۔ کوئی چندہ وصول کرنے پر مقرر ہوتی ہے۔ کوئی نگرانی کا کام کرتی ہے۔ اسی طرح ان کے جلسے ہوتے ہیں۔ جن کا انتظام عورتیں خود کرتی ہیں۔ ان میں تقریریں کرتی ہیں۔ پردہ کی پابندی کراتی ہیں۔ لڑائی جھگڑوں کو دور کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے عورتوں کو ایک جگہ جمع کرتی ہیں۔ اسی طرح اور کئی قسم کے دینی کام ہیں جو ذمہ واری کے اس بوجھ کے نتیجہ میں عورتیں بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہی ہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ ذمہ واری کے ان کاموں کی وجہ سے کسی عورت میں قاضی کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی میں محتسب کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے کسی میں انتظام کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کسی میں معلمہ بننے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ پس ذمہ واری کا احساس بھی عورتوں کی تربیت میں بہت ممد ہوسکتا ہے۔ مگر ابھی اسکی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ قادیان میں لجنہ اماء اللہ نے اچھا کام کیا ہے۔ مگر ابھی اس طرح کام نہیں کیا۔ کہ ہر عورت اس نظام کا پرزہ بن گئی ہو۔ لیکن بہرحال لجنہ اماء اللہ کے قیام سے عورتوں میں بہت بڑی تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ کئی عورتیں ایسی ہیں۔ جنہیں اگر باہر جانے کا موقعہ ملے۔ تو وہ تبلیغ کرسکتی ہیں۔ دوسروں کو اپنی باتیں سمجھا سکتی ہیں۔ اور ضرورت کے موقعہ پر اپنے جذبات کو قابو میں رکھ کر نہائت جرأت اور دلیری کا ثبوت دے سکتی ہیں۔

احمدی عورتوں کی بہادری

گزشتہ دنوں جب دہلی میں جلسہ کے موقعہ پر مخالفین نے شور مچایا اور پتھر پھینکے۔ تو اس وقت سب عورتوں نے یہ شہادت دی کہ جسقدر غیر عورتیں جلسہ میں شامل تھیں۔ وہ گھبرا کر بولنے لگ گئیں۔ مگر قادیان کی عورتوں نے کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار نہ کیا۔ اور وہ خاموش بیٹھی رہیں۔ بلکہ جب غیر احمدی عورتوں میں زیادہ گھبراہٹ پیدا ہوگئی۔ تو قادیان کی احمدی عورتوں نے ان کے اردگرد حفاظت کے لئے حلقہ باندھ لیا۔ اور اپنی بہادری کا ثبوت پیش کیا۔ یہ روح جس کا مظاہرہ احمدی عورتوں نے وہاں کیا۔ باہر کی عورتوں میں نہیں تھی جس کی وجہ یہی ہے۔ کہ یہاں کی عورتیں دین کی باتیں سنتی رہتی ہیں۔ اور لجنہ کے ذریعہ انہیں مختلف مواقع پر دینی کام کرنیکا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ اور وہ سمجھتی ہیں کہ شور یا گھبراہٹ سے کام نہیں بنتا بلکہ تنظیم سے کامیابی حاصل ہوا کرتی ہے۔

ہے چنانچہ انہوں نے تنظیم سے کام لیا اور کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار نہ کیا لیکن دوسری عورتوں کو چونکہ تنظیم کی عادت نہ تھی۔ اس لئے جس طرح جاہل عورتیں مصیبت کے موقع پر گھبراہٹ سے کام لیتی ہیں اور دانائی سے اس مصیبت کو دور کرنے کی کوشش نہیں کرتیں۔ اسی طرح انہوں نے گھبراہٹ کا اظہار کرنا شروع کر دیا اگر کسی کے گھر میں چور آجائے تو محض گھبراہٹ کا اظہار کرنے سے کیا بنتا ہے۔ ہاں اگر ایسے رنگ میں اپنے آپ کو منظم کیا جائے کہ وہ چور پکڑا جائے تو یہ بات واقعہ میں قابل تعریف ہو سکتی ہے۔ یہ چیزیں ہیں جو عورتوں کی تربیت میں ممد ہو سکتی ہیں۔ باقی وعظ و نصیحت کی مجالس کے ذریعہ عورتوں کی خفیہ طاقتوں کو بیدار کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

بچوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری

جب اس رنگ میں عورتوں کی تربیت ہو جائے تو اُن کے متعلق یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ مردوں کے باہر جانے کے بعد وہ بچوں کی عمدگی سے نگرانی کر لینگی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ تم میں سے ہر شخص راعی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اُس سے اپنی اپنی رعیت کے بارہ میں جس کا وہ نگران مقرر ہے یہ سوال کیا جائیگا کہ اس کی نگہداشت اور تربیت میں اُس نے کہاں تک حصہ لیا اور کس حد تک اپنے فرائض کو ادا کیا۔ اگر خاوند اپنی بیویوں کو اس امر کا ذمہ دار قرار دیں کہ بچوں کے اخلاق اور اُن کی تربیت اور اُن کی نماز اور اُن کے روزہ اور اُن کی اپنی تعلیم کی ذمہ داری اُن پر ہے تو یہ لازمی بات ہے۔ کہ عورتیں خود بھی ان باتوں کو سیکھینگی اور اپنے بچوں کو بھی سکھائینگی۔ اور جب اس کام کی ذمہ داری عورت پر ڈال دی جائیگی تو لازماً وہ اس امر پر بھی غور کریگی کہ اخلاق کس طرح درست ہو سکتے ہیں۔ اور پھر اُن ذرائع سے کام لیکر اپنے بچوں کی اصلاح کی کوشش کریگی جس طرح مدرسوں کو تعلیمی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اور انہیں بی اے یا ایم اے کے بعد بی ٹی بنایا جاتا ہے۔ جو درحقیقت ایک ذریعہ ہوتا ہے لڑکوں کو زیادہ اعلیٰ تعلیم دلانے کا۔ اسی طرح اگر عورتوں کو بتایا جائے کہ وہ بچوں کی کس رنگ میں تربیت کر سکتی ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عورتیں زیادہ عمدگی سے اپنے فرائض کو ادا کر سکینگی اور وہ اپنے کام کو دلچسپی اور شوق سے سرانجام دینے کی کوشش کرینگی۔ مگر عام طور پر مردوں کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں عورت کا ذمہ دارانہ کاموں میں کوئی دخل نہیں ہوتا چنانچہ عورت ذرا بھی اپنی رائے کا اظہار کرے تو وہ سختی سے اُس کو ڈانٹ دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ تمہارا اس معاملہ سے کیا واسطہ ہے۔ اس طرح نہ صرف عورت کی دلشکنی ہوتی ہے۔ بلکہ اُسکی وہ قابلیتیں بھی مخفی رہتی ہیں جن سے وہ نمایاں طور پر تربیت کا فرض سرانجام دے سکتی ہے۔

عورتوں کو اپنے جائز حقوق سے محروم رکھنے والے

پس عورت کی تربیت کا بہترین ذریعہ علم اور اُسکے اندر اپنی ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا ہے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک بعض احمدیوں میں بھی یہ نقص پایا جاتا ہے کہ وہ عورتوں کو اُن کے جائز حقوق سے محروم رکھتے ہیں۔ اور پھر یہ توقع کرتے ہیں کہ عورت بھی اُن کے پہلو بہ پہلو خدمت دین میں حصہ لے سکے حالانکہ جب تک عورت کو اُس کے حقوق نہیں دیئے جائینگے اُسوقت تک وہ مرد کے لئے ہمیشہ گلے کا ہار بنی رہیگی اور کبھی بھی خدمات دین میں دلی جوش سے حصہ نہیں لے سکیگی۔ آخر یہ کتنے ظلم کی بات ہے کہ خدا نے تو ایک عورت کے سینہ میں بھی ویسا ہی دل رکھا جیسے مرد کے سینہ میں ہے اُس کو بھی ویسا ہی دماغ دیا جیسے مرد کو دیا ہے۔ اُس کو بھی ویسے ہی قویٰ دیئے جیسے مرد کو دیئے ہیں۔ مگر مردوں کی طرف سے عورتوں کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں ایسا طریق اختیار کیا جاتا ہے۔ کہ گویا عورت کے سینہ میں نہ اللہ تعالیٰ نے دل رکھا ہے۔ نہ اُس کو دماغ عطا کیا ہے۔ اور نہ اُس کے اندر جذبات و احساسات رکھے ہیں۔ عورت کے ساتھ جب بھی اس قسم کا ظالمانہ سلوک کیا جائیگا تو دو صورتوں میں سے ایک صورت ضرور ظاہر ہوگی۔ یا تو عورت ایک مردہ جسم کی طرح بن جائیگی جس سے مرد کوئی راحت حاصل نہیں کر سکیگا۔ اور یا پھر اُس کی فطرت بغاوت کریگی اور وہ کہیگی کہ جو مذہب مجھے میرے جائز حقوق دینے کے لئے بھی تیار نہیں وہ ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ میں اُس کو اختیار کروں۔ آخر یہ کیا بات ہے کہ خدا نے میرے سینہ میں بھی دل رکھا۔ میرے اندر بھی جذبات و احساسات پیدا کئے۔ مجھے بھی عقل و فہم کا مادہ عطا کیا اور میرے اندر بھی شعور کی قوت اُس نے رکھی۔ مگر باوجود اس کے اس نے مرد کو اختیار دیا کہ وہ جو سلوک چاہے میرے ساتھ کرے۔ چاہے تو اچھا کرے اور چاہے تو بُرا۔ میرا اختیار نہیں کہ میں اُس کے کسی فعل پر اعتراض کر سکوں۔ پس مردوں کے ایسے غیر منصفانہ طریق عمل کے بعد اگر عورت بغاوت اختیار کرے تو وہ بالکل حق بجانب سمجھی جائیگی۔ وہ کہیگی کہ اگر یہ تعلیم قرآن نے دی ہے۔ تو پھر یہ قرآن اُس خدا کی کتاب نہیں جس نے مجھے دل دیا ہے۔ اگر اس تعلیم کے ماتحت مجھے کہا جاتا ہے۔ کہ میں اپنی قوتِ فکریہ سے کام نہ لوں تو یہ تعلیم دینے والا وہ خدا نہیں ہو سکتا جس نے مجھے قوتِ فکریہ عطا کی ہے۔ گویا اُس کے اندر مذہب اور اُس کی تعلیم کے خلاف جذبات پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ کبھی اُسے خیال آتا ہے کہ ممکن ہے یہ بات ہی غلط ہو۔ اور مذہب نے یہ تعلیم نہ دی ہو بلکہ قصور مرد کا ہی ہو لیکن کبھی اُسے یہ بھی خیال آجاتا ہے۔ کہ ممکن ہے یہی مذہب نے تعلیم دی ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ آہستہ آہستہ بغیر کسی ارادہ اور بغیر کسی معین خیال کے اُس کے دل میں دین سے نفرت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یا کم سے کم دین کی رغبت اُس کے دل میں نہیں رہتی اور اُس کی تمامتر ذمہ داری ان مردوں پر ہوتی ہے۔ جو اپنے بُرے نمونہ سے عورتوں کو دین سے متنفر کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ پس عورتوں کی تربیت کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اُن کو علم دین سکھایا جائے۔ اور انہیں وہ حقوق دیئے جائیں جو خدا نے مقرر کئے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تمہارے ذمہ عورتوں کے کچھ حقوق ہیں۔ جیسے عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں۔ پس عورتوں کو اُن کے جائز حقوق دیئے جائیں اور اُن کے دلوں میں یہ احساس پیدا کیا جائے کہ شریعت نے اُن کے جو حقوق مقرر کئے ہیں۔ مرد اُن کے دینے میں کبھی تامل سے کام نہیں لیتے۔ اگر عورتوں کے ساتھ اس رنگ میں سلوک کیا جائے تو لازماً اُن کی تربیت بھی زیادہ عمدہ ہوگی اور اُن کے اندر بیداری بھی پیدا ہو جائیگی۔ اصل بیداری باہر سے نہیں آتی بلکہ اندر سے پیدا ہوتی ہے اور اندرونی طور پر قلب میں بیداری کا احساس اسی وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب سوچنے اور غور و فکر سے کام لینے کا مادہ ترقی کرے۔ جب تک انسان کے اندر سوچنے کا مادہ نہ ہو اور جب تک اُس کے اندر اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنے کا مادہ نہ ہو وہ ترقی نہیں کر سکتا۔ یہی باتیں ہیں۔ جو عورتوں کی ترقی اور اُن کی تربیت میں ممد ہو سکتی ہیں۔ انکے بغیر اُن کی صحیح رنگ میں تربیت نہیں ہو سکتی۔

رؤیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر امرتسر نے عرض کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لایتمثل بی الشیطان۔ شیطان میری شکل پر رویا میں نہیں آسکتا۔ اس حدیث کا کیا مطلب ہے۔

حضور نے فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رؤیت کے متعلق میں نے ایک دفعہ پہلے بھی بتایا تھا کہ یہ جو حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ شیطان میری شکل پر ظاہر نہیں ہوتا۔ اس سے یہ استنباط کرنا کہ جب بھی کسی کو رویا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آئیں اُس کی یہ خواب بہرحال منجانب اللہ ہوگی۔ اُسے شیطانی یا نفسانی خواب قرار نہیں دیا جائیگا۔ درست نہیں اور نہ اس حدیث کے یہ معنے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ میں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔ خوابیں کئی رنگ کی ہوتی ہیں۔ کبھی نفسانی خواہش کے نتیجہ میں بھی اس قسم کی خواب آجاتی ہے ضروری نہیں ہوتا کہ ایسی خواب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی سمجھا جائے

دنیا میں جب کسی کا کوئی عزیز اور پیارا کچھ مدت کے لئے باہر چلا جاتا ہے اور اُس سے ملنے کی انسان کے دل میں شدید تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ تو بسا اوقات ایسا شخص رویا میں اپنے اُس عزیز کو دیکھ لیتا ہے جو درحقیقت ایک خواہش کا طبعی نتیجہ ہوتا ہے۔ چنانچہ مائیں بڑی کثرت سے اپنے بچوں کو دیکھتی رہتی ہیں بلکہ بعض دفعہ جاگتے ہوئے بیداری کی حالت میں بھی دیکھ لیتی ہیں۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات کے متعلق جب کسی شخص کے دل میں شدید خواہش پیدا ہو جائے تو ممکن ہے وہ اس شدت محبت کے نتیجہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رویا کی حالت میں دیکھ لے مگر ایسی صورت میں ہمیں غور کرنا پڑیگا۔ کہ اس بات پر کس طرح یقین حاصل کیا جا سکتا ہے کہ دیکھنے والے نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی دیکھا ہے۔ اُس کی خواہش اور شدید محبت نے ایک خیالی صورت اُسکی آنکھوں کے سامنے لاکر کھڑی نہیں کر دی۔ سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ

رؤیت رسول کریمؐ ہر حالت میں رحمت اور برکت ہے

اول جہاں تک رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خالی رؤیت کا سوال ہے۔ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ ایک خیال کے نتیجہ میں اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھا ہے۔ تو پھر بھی اس میں کسی قسم کے فتنہ کا احتمال نہیں۔ بلکہ یہ بھی انسان کے لئے ایک برکت کی بات ہے۔ چاہے خیالی ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے محبوب اور پیارے کو دیکھنا چاہے وہ عشق کے نتیجہ میں ہی خیالی طور پر ہو۔ بہر حال انسان کے قلب میں سکینت اور اطمینان پیدا کر دیتا ہے۔ ایک شخص اگر اپنے دوست کی طرف توجہ کرتا ہے تو چاہے دماغی اثر کے نتیجہ میں ہی رؤیا میں اسے اپنے دوست کی ملاقات میسر آ جائے۔ یہ ملاقات اسکی تسلی کا موجب ہو جاتی ہے۔ جیسے تصویر اصل چیز نہیں۔ مگر اسے دیکھ کر انسان کو تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر جذبات محبت کے غالب آ جانے کی وجہ سے ہی ایک شخص کو رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شکل خواب میں نظر آ جائے تو یہ بھی ایک برکت اور رحمت کی بات سمجھی جائیگی۔ اور گو وہ خواب سچی نہ ہو۔ مگر ہمیں کہنا پڑیگا۔ کہ اس شخص کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اسقدر محبت پائی جاتی ہے کہ خواہ آپ کی شکل کو اس کے دماغ نے گھڑ لیا ہے۔ مگر بہر حال اس شکل کو دیکھ کر اسے اطمینان قلب حاصل ہو گیا ہے۔ کہ میں نے اپنے محبوب کو دیکھ لیا۔ پس یہ بھی ایک رحمت اور برکت کی چیز ہے ــ بری چیز نہیں ہے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رؤیت کے ساتھ اگر بعض اور امور بھی متعلق ہوں۔ تو وہ امور اس بات کی ایک علامت ہو سکتے ہیں۔ کہ رؤیا سچی ہے یا نہیں۔ مثلاً اگر ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تو رؤیا میں دیکھا مگر ساتھ ہی وہ کہتا ہے۔ کہ آپ نے ایک ایسی بات کہی ہے۔ جو قرآن اور حدیث کے خلاف ہے۔ تو یہ اس بات کی علامت ہوگی۔ کہ اس نے آپ کو نہیں دیکھا لیکن اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ظاہر ہوئے ہیں۔ اور آپ کوئی ایسی بات بتاتے ہیں۔ جس سے تقویٰ و طہارت کے متعلق یا خدمت دین کے متعلق اس کے دل میں نیا جذبہ ابھر آتا ہے۔ تو غالب گمان یہی ہوگا۔ کہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شکل دکھائی گئی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ انسانی دماغ بعض باتیں سوئے ہوئے بھی سوچ لیتا ہے۔ جیسے وہ ظاہر میں سوچ لیتا ہے۔ لیکن دماغی فکر کے نتیجہ میں اگر کوئی بات پیدا ہو۔ تو وہ بہت قلیل ہوتی ہے۔ اور غیب سے کثیر باتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ہم قلیل کو کثیر کے تابع کر دینگے۔ اور سمجھینگے کہ چونکہ فلاں شخص کو کثرت کے ساتھ سچی خوابیں آتی ہیں۔ اس لئے اسکی وہ خواب بھی سچی ہی ہوگی۔ جس میں اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھا ہے۔ گویا ایک علامت ایسی رؤیا کی سچائی کی یہ ہے۔ کہ انسان کو کثرت سے سچی خوابیں آتی ہوں۔ اور وہ ہمیشہ پوری ہوتی رہتی ہوں۔ ایسے انسان کو اگر خواب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نظر آتے ہیں۔ اور وہ لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کرتا ہے۔ تو ہمیں ماننا پڑیگا۔ کہ جس طرح اسکی باقی خوابیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہ خواب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوگی۔ پھر بسا اوقات وہ رؤیا کسی پیشگوئی پر مبنی ہوتی ہے۔ اور بعد کے واقعات بتا دیتے ہیں۔ کہ فی الحقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہی اس نے رؤیا میں دیکھا تھا۔

مصری فتنہ کے وقت رؤیت رسول کریمؐ

میں نے خود رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کئی دفعہ دیکھا ہے۔ جب مصری فتنہ اٹھا۔ تو اس وقت بڑے زور سے ان لوگوں کی طرف سے کہا گیا۔ کہ پہلے لوگ جو جماعت سے علیحدہ ہوتے تھے۔ وہ یہ غلطی کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو بدل دیتے تھے۔ لیکن ہم آپ کی کسی تعلیم کو نہیں بدلینگے۔ کیونکہ ہم سچائی کو لیکر کھڑے ہوئے ہیں۔ اور ہم ثابت کر دینگے۔ کہ جماعت کا موجودہ طریق عمل بالکل غلط ہے۔ جب یہ فتنہ خوب زوروں پر تھا۔ ایک رات الٰہی تصرف کے ماتحت کچھ فقرے میرے دماغ پر نازل ہونے شروع ہوئے۔ جن میں سے پہلے ایک دو تو جلدی گزر گئے۔ مگر تیسرا یہ تھا۔ کہ "آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لائے ہیں" اور مجھے یوں معلوم ہوا۔ کہ گویا ایک فرشتہ یہ خبر مجھے پہنچاتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے دوڑ کر مجھے یہ اطلاع دیتا ہے۔ مصری فتنہ کے دوران میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و اٰلہٖ وسلم کا تشریف لانا مؤاسات اور ہمدردی اور محبت کے طور پر تھا۔ اور اس کے معنے یہ تھے۔ کہ تم کچھ فکر نہ کرو۔ یہ فتنہ ایک دن پاش پاش ہو جائے گا۔ چنانچہ بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ یہ رؤیا اللہ تعالےٰ کی طرف سے تھا۔ دشمن ناکام ہوا۔ اور مجھے اللہ تعالےٰ نے کامیابی عطا فرمائی حالانکہ احرار نے ان لوگوں کی مدد کی۔ اسی طرح پیغامیوں نے ان لوگوں کی مدد کی۔ مصری صاحب خود بھی بڑے بڑے دعوے کرتے تھے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ وہ جماعت کو ورغلانے میں کامیاب ہو جائینگے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے مجھے بتا دیا۔ کہ وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا تشریف لانا اس بات کا ثبوت تھا۔ کہ یہ فتنہ آخر مٹ جائیگا۔ اسی طرح میں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا۔ کہ ایک طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جب وہ قریب پہنچے۔ تو دونوں ایک وجود بن گئے۔ اس میں بھی یہ پیشگوئی تھی۔ کہ آئندہ اسلام کی ترقی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہے۔ جہاں مسیح موعودؑ کا نام ترقی کریگا۔ وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نام ترقی کریگا۔ اور جہاں مسیح موعودؑ کا نام مٹے گا۔ وہاں اسلام کا نام بھی قائم نہیں رہ سکیگا۔ چنانچہ دیکھ لو۔ واقعات اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں۔ کہ اسلام کی ترقی اب کلیتہً احمدیت کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے۔ اور دین کی تبلیغ اور اسکو پھیلانے کا جذبہ مسلمانوں کے قلوب میں سے مٹتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے پہلے مسلمان پھر بھی کسی قدر تبلیغ کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کی بعثت کے قریب زمانہ میں مولوی عبید اللہ صاحب "تحفۃ الہند" والو کے ذریعہ ہندوستان میں اسلام پھیلا۔ اور اس نے اچھی ترقی کی۔ مگر اب مسلمانوں کی تمام طاقتیں اور قوتیں سلب ہو چکی ہیں۔ اور ان کے اندر اسلام کو پھیلانے کا ذرا بھی جوش نہیں رہا۔ آج دنیا میں جہاں بھی تبلیغ ہو رہی ہے۔ احمدیوں کے ذریعہ ہی ہو رہی ہے۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں کا وجود ایک ہو گیا ہے۔ پس میرے اس رؤیا میں یہ ایک پیشگوئی تھی جو پوری ہو گئی۔ اور واقعات نے بتا دیا۔ کہ میں نے خواب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہی دیکھا تھا۔ کسی اور کو نہیں دیکھا تھا۔

رؤیت رسول کریمؐ کے درجے

غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رؤیت کے تین درجے ہوتے ہیں۔ ایک درجہ دماغی ہے۔ مگر اس میں کوئی گمراہ کن بات نہیں۔ اگر ایسی رؤیا دماغی ہو۔ تب بھی اسے خدائی ہی سمجھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کبھی انسانی قلب میں ایسا تغیر پیدا کر دیتا اور اس کے دماغ پر ایسی کیفیت مستولی کر دیتا ہے۔ کہ شدت محبت کی وجہ سے اس کے دل میں یہ شدید خواہش پیدا ہونے لگتی ہے۔ کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھوں۔ اور پھر اس خواہش کے نتیجہ میں وہ ایک دن آپ کو دیکھ ہی لیتا ہے۔ پس گو یہ رؤیا دماغی پیداوار ہو۔ مگر پھر بھی یہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ خدائی ہی ہے۔

دوسرا درجہ یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو نظر آتے ہیں۔ اور آپ اسے کوئی ایسی بات کہتے ہیں۔ جو آپ کی شان کے مطابق ہوتی ہے۔ اور دین کے خلاف نہیں ہوتی۔ ایسی حالت میں بھی اغلب گمان یہی ہوگا۔ کہ وہ رویاء خدا کی طرف سے ہے۔ تیسرا درجہ یہ ہے۔ کہ گو اس رویا میں کوئی ایسا ثبوت نہ ہو۔ جس سے یہ ظاہر ہو سکے۔ کہ یہ رویا خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ مگر دوسرے شواہد ایسے موجود ہوں۔ جن سے یہ فیصلہ کیا جا سکتا ہو۔ کہ اس شخص کی خوابیں بالعموم خدا کی طرف سے ہی ہوتی ہیں۔ یا خود اس رویاء میں ہی ایسے امور ہوں۔ جو بتا دیں۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ تب بھی ہمیں یقین کرنا چاہیئے۔ کہ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہی رویاء میں دیکھا ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں ہوتا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی اصل شکل میں نظر آئیں۔ جیسے خدا تعالیٰ کو مثالی رنگ میں مختلف صورتوں اور مختلف شکلوں میں دیکھا جاتا ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شکل جو رویاء میں نظر آتی ہے۔ وہ بھی بالعموم مثالی ہی ہوتی ہے اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو رویاء میں دیکھا ہوتا ہے۔ اور جنہیں اپنی خوابوں کے سچا ہونے کا یقین بھی ہوتا ہے۔ جب وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حلیہ بیان کرتے ہیں۔ تو وہ الگ الگ ہوتا ہے۔ پس اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کسی کو رویاء میں نظر آئیں۔ تو اس کے یہ معنی نہیں ہونگے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جسد اطہر دنیا میں جس شکل میں تھا۔ اسی شکل میں اس نے آپ کو دیکھا ہے۔

یہ ہو سکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شکل میں بھی کسی کو نظر آجائیں۔ مگر چونکہ دنیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی تصویر موجود نہیں ہے۔ اسلئے ہم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ یہ وہی شکل ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل شکل تھی۔ اور چونکہ اکثر لوگ الگ الگ شکلوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں۔ اسلئے ہمیں یہی کہنا پڑتا ہے کہ خواب میں انسان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود جس شکل میں نظر آئے وہ مثالی وجود ہوتا ہے۔ وہ جسمانی وجود نہیں ہوتا جو دنیا میں تھا الا ما شاء اللہ

احمدی بادشاہ

عطاء الرحمن صاحب بی۔ اے ایل ایل بی نے عرض کیا کہ اگر کوئی احمدی بادشاہ ہو۔ اور اس کے ملک کی اکثریت احمدیوں پر مشتمل ہو تو کیا وہ اسلامی شریعت اپنے ملک میں نافذ کر سکتا ہے یا نہیں؟ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا۔ اگر کوئی بادشاہ ایسا ہے جسے اپنے ملک کے قانون کے مطابق آئین نافذ کرنے کا حق حاصل ہو۔ تو اس کا فرض ہے کہ وہ اسلامی احکام نافذ کرے۔ لیکن اگر ایسا نہیں بلکہ ایک نمائندہ کے طور پر اسے حکومت کا کام سپرد کیا گیا ہے۔ تو وہ اُن محدود اختیارات سے تجاوز نہیں کر سکتا جو لوگوں نے اسکو دیئے ہوں۔

تسبیح اور درود اکٹھا پڑھنا

فرمایا:- میں نے خطبہ جمعہ میں دوستوں کو سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اور درود شریف پڑھنے کی خاص طور پر ہدایت کی تھی۔ اور میں نے کہا تھا کہ ہر شخص روزانہ کم سے کم بارہ دفعہ درود اور بارہ دفعہ تسبیح پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلے (الفضل ۲۳ مئی ۱۹۴۴ء) اس کے متعلق ملک عطاء الرحمن صاحب واقف زندگی نے تذکرہ سے ایک حوالہ نکالا ہے۔ جو میرے خطبہ کے بالکل مطابق ہے۔ میں نے بھی ان دونوں باتوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور تذکرہ میں بھی یہی دونوں باتیں اکٹھی موجود ہیں۔ چنانچہ تذکرہ صفحہ ۳۱ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ دعا سکھلائی ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صل علیٰ محمد وال محمد۔ گویا اس تسبیح اور درود دونوں کو خدا تعالیٰ نے بھی اکٹھا پیش کیا ہے۔ میرے ذہن میں خطبہ پڑھتے وقت یہ الہام نہیں تھا۔ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب الہامات میں نے بار بار پڑھے ہوئے ہیں۔ مگر میرے ذہن میں اس وقت یہ بات نہیں تھی کہ خدا تعالیٰ نے بھی اپنے الہامات میں ان دونوں چیزوں کا اکٹھا ذکر کیا ہے۔ یہ دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک جسمانی بیماری سے شفایابی کے لئے سکھائی گئی تھی اور چونکہ جسم اور روح کا آپس میں گہرا تعلق ہے اسلئے جس طرح جسمانی بیماریوں کے لئے یہ دعا کارآمد بتائی گئی ہے۔ اسی طرح روحانی امراض کے لئے بھی یہ طریق بہت مفید ہے کہ انسان درود اور تسبیح کا التزام رکھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رویا

فرمایا:- میں نے اپنی ایک رویا کا ذکر کیا تھا جس میں میں نے دیکھا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں کا ایک وجود ہو گیا ہے۔ عزیزم مرزا منور احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اسی قسم کا رویا تذکرہ سے نکال کر پیش کیا ہے جو ۱۸۸۲ء کا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ایک رات میں کچھ لکھ رہا تھا کہ اسی اثناء میں مجھے نیند آگئی اور میں سو گیا۔ اس وقت میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ کا چہرہ بدر تام کی طرح درخشاں تھا۔ آپ میرے قریب ہوئے اور میں نے ایسا محسوس کیا کہ آپ مجھ سے معانقہ کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے مجھ سے معانقہ کیا۔ اور میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرے سے انوار نمودار ہوئے اور میرے اندر داخل ہو گئے۔ میں ان انوار کو ظاہری روشنی کی طرح پاتا تھا۔ اور یقینی طور پر سمجھتا تھا کہ میں انہیں محض روحانی آنکھوں سے ہی نہیں بلکہ ظاہری آنکھوں سے بھی دیکھ رہا ہوں۔ اور اس معانقہ کے بعد نہ ہی میں نے یہ محسوس کیا کہ آپ مجھ سے الگ ہوئے ہیں اور نہ ہی یہ سمجھا کہ آپ تشریف لے گئے ہیں۔ اس کے بعد مجھ پر الہام الٰہی کے تمام دروازے کھول دیئے گئے۔"

(تذکرہ حاشیہ صفحہ ۳۱)

اعلان نکاح

مسماۃ اقبال فاطمہ صاحبہ بنت مکرم بابو محمد حسن صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر نیچ ریاست گوالیار کا نکاح (بولایت جناب سید علی احمد صاحب مہاجر اینالوی) مرزا نیاز احمد صاحب ولد مکرم مرزا عبد اللہ بیگ صاحب کلرک جالنہ حیدر آباد دکن کے ساتھ بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر (بوکالت حضرت مفتی محمد صادق صاحب) حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۲۴ جنوری ۱۹۴۵ء کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ احباب جماعت دعا فرمائیں

قبر کے عذاب سے بچو

دنیا کی تمام مذہبی کتب سے ثابت ہے۔ کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم کو فراموش کر کے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ پھر ان کو راہِ راست پر لانے کیلئے ایک مصلح مبعوث فرماتا ہے۔ جیسا کہ ہندوؤں کی مقدس کتاب بھگوت گیتا میں لکھا ہے۔ کہ "جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا ہے۔ اور پاپ زور پکڑتا ہے۔ تب تب میں نمودار ہوتا ہوں۔ اور پاپ کو مٹا کر پھر نئے سرے سے دھرم کی شان دوبالا کرتا ہوں۔" مگر اسلام کے پیشتر کے تمام مذاہب خاص خاص قوم و خاص خاص ملک کیلئے تھے اس لئے جب وہ وقت آیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک ہی عالمگیر مذہب اسلام مقرر فرمایا۔ تب دوسرے مذاہب میں ربانی مصلح مبعوث فرمانے کا سلسلہ موقوف کیا گیا۔ اور یہ سلسلہ اسلام میں جاری کیا گیا۔ جیسا کہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔ ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا:۔ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا مصلح مقرر فرمائیگا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کریگا۔ اگر کسی غیر مسلم کا دعویٰ ہو۔ کہ اب بھی اسکی قوم میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو ایسے ربانی مصلح کو پبلک میں پیش کرو۔ **ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔** مگر تاقیامت یہ ممکن نہیں۔ یہ سلسلہ صرف اسلام میں جاری ہے۔ اس طرح اس صدی میں اسلام میں حضرت میرزا غلام احمدؑ کا ظہور ہوا۔ جو لوگ آپکو صادق نہیں مانتے۔ انکو یہ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ انکی نظر میں اگر کوئی اور صاحب اس ربانی منصب کے صادق مدعی ہیں۔ تو انکو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ ورنہ یاد رکھو۔ مرتے ہی منکر و نکیر نامی دو فرشتے آئینگے۔ اور ہم نے اپنے زمانہ کے ربانی مصلح کو مانا یا نہیں اسکی پرسش ہوگی۔ ماننے والے کے لئے جنت ہے۔ اور منکر کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق مزید لٹریچر صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے۔ فقط۔

خاکسار عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن۔

باجلاس چوہدری عبدالحمید اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس صاحب سب جج بہادر درجہ دوم مقام زیرہ

نمبر مقدمہ ۲۲۴ بابت ۱۹۴۴ء

مسماۃ دروپدی زوجہ بہاری لال اگروال سکنہ زیرہ مدعی بنام بہاری لال سکنہ زیرہ امانت علی شاہ مدعا علیہم

دعویٰ دخلیابی بذریعہ حق شفع نسبت اراضی

بنام امانت علی شاہ ولد فتح علی شاہ ذات چشتی سکنہ ماچھیاں تحصیل زیرہ معرفت وشنو داس بکھ داس بکس ۱۹۲ کراچی

مقدمہ مندرجہ بالا میں عدالت کو یقین ہو گیا ہے۔ کہ امانت علی شاہ مدعا علیہ کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا مدعا علیہ مذکور کے خلاف اشتہار ہذا زیر آرڈر 5 رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور مورخہ ۲۱/۲/۴۵ کو عدالت ہذا مقام زیرہ میں اصالتاً و وکالتاً یا بذریعہ مختار جسکو پیروی مقدمہ کا حق حاصل ہو۔ حاضر آکر جوابدہی مقدمہ نہ کی۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۴۵ء بدستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا

مہر عدالت — دستخط حاکم

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۲۹؍جنوری - جرمنوں کا بیان ہے کہ سائیلیشیا کے صنعتی شہروں میں سخت لڑائیاں ہو رہی ہیں - اور دریائے اوڈر کے کنارے روسیوں نے مورچہ قائم کر لیا ہے - اور وہ برسلاؤ کے پھاٹکوں تک پہنچ گئی ہیں - شہر کے اندر بہت ہلچل شروع ہے - ٹرامیں - ہوٹل اور دکانیں بند ہو چکی ہیں - شہر کے ڈنگ کمانڈر کو بزدلی دکھانے پر گولی سے اڑا دیا گیا ہے - برلین ریڈیو کا بیان ہے کہ سائیلیشیا کی لڑائی کی خبریں سن کر جرمنوں میں غصہ کے جذبات مشتعل ہو رہے ہیں - مغربی پولینڈ میں پوزنان اور جرمن سرحد کے درمیان روسیوں نے کئی مقامات پر قبضہ کر لیا ہے - پوزنان میں گھری ہوئی جرمن فوج کا صفایا کیا جا رہا ہے روسی فوجیں کونسبرگ کو بھی گھیرتی جا رہی ہیں - اور شہر کی سڑکوں پر سخت لڑائی ہو رہی ہے بالٹک کے کنارے روسیوں نے لتھونیا کی بندرگاہ میمل پر قبضہ کر لیا ہے - اس سے جنوبی لٹویا میں بہت سی جرمن فوج گھیرے میں آ گئی ہے -

لنڈن ۲۹؍جنوری - مغربی محاذ پر پہلی امریکن فوج نے آرڈینز کے مورچہ پر ایک نیا حملہ شروع کر دیا ہے - اور سانوچ کے آس پاس دشمن سے دو شہر اس نے چھین لئے ہیں - بارہ گھنٹہ میں وہ دو میل بڑھ چکی ہے - تیسری امریکن فوج نے بھی جرمن سرحد سے ایک میل دور ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے - اتحادی ہوابازوں نے رعہر کی وادی میں دشمن کے تیل کے ٹھکانوں پر بڑے زور کی بمباری کی - رائن کے پلوں کو بھی کافی نقصان پہنچایا گیا -

واشنگٹن ۲۹-جنوری - جزیرہ لوزان میں امریکن فوج نے منیلا سے ۳۵ میل پر جاپانی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے اب دشمن کو ایک دلدلی علاقہ میں دھکیلا جا رہا ہے - خیال ہے کہ یہاں دشمن مقابلہ کرے گا -

دہلی ۲۹؍جنوری - آج گورنمنٹ آف انڈیا کے فوڈ ممبر سر جے پی سریواستو نے آل انڈیا فوڈ کانفرنس کا افتتاح کیا - آپ نے کہا - کہ یہ کانفرنس آئندہ کے متعلق غذائی پالیسی کی چھان بین کرے گی - اور اس میں جو خرابیاں نظر آئیں انہیں دور کرنے کی سفارش کریگی اور پبلک کو اچھی غذا مہیا کئے جانے کے متعلق اپنی تجاویز پیش کرے گی - مختلف صوبوں اور ریاستوں کے نمائندے نیز قحط کے اسباب کی تحقیقات کے لئے مقرر شدہ کمیشن کے ممبر بھی کانفرنس میں شریک ہوئے -

شوایبو ۲۹؍جنوری - مانڈلے جانے والی سڑک پر جاپانی خوفناک جنگ لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں - اور وہ آخری سپاہی تک یہاں جھونک دینگے اس محاذ کی جاپانی فوج کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے مورچوں کو قبریں سمجھیں - اس محاذ پر وہ مزید دو جیپیں اور توپخانے لے آئے ہیں -

لنڈن ۲۹؍جنوری - جرمنی میں صلح کا چرچا عام ہو رہا ہے - ایک اخبار نے لکھا ہے کہ جرمن نمائندے صلح کی بات چیت کرنے کے لئے کریملن پہنچ چکے ہیں - یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہٹلر مکمل اختیارات لے کر مشرقی محاذ پر پہنچ گیا ہے -

لنڈن ۲۹؍جنوری - جرمن ریڈیو سے اعلان ہوا ہے کہ جرمنی کی بڑی بڑی سڑکیں پناہ گزینوں سے بھری پڑی ہیں - جن میں زیادہ عورتیں اور بچے ہیں - ڈاکٹر گوئبلز کے ترجمان نے ریڈیو پر اعلان کیا ہے کہ بہترین تدابیر اور تجاویز کے باوجود ہم انفرادی طور پر لوگوں کی مشکلات کو کم نہیں کر سکتے -

لنڈن ۲۹؍جنوری - برلین کے شہریوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ دریائے اوڈر کے ۵۰ میل لمبے علاقے کی حفاظت کریں مقبوضہ ممالک کے قیدی - عورتیں اور ہٹلر یوتھ کے دستوں کو اس علاقہ میں بھیجا گیا ہے - وہ روسی ٹینکوں کو روکنے کے لئے خندقیں تیار کرینگے یہ بھی اطلاع ہے کہ جرمن گورنمنٹ اور نازی آرگنائزیشن برلین کو خالی کر رہی ہیں -

پٹنہ ۲۹؍جنوری - حکومت بہار نے نظربندی کے آرڈیننس کے ماتحت بعض کانگرسیوں کو جنہیں سابق وزیر اعظم بہار اور فائننس منسٹر بھی ہیں اپنے اپنے دیہات کی حدود میں نظربند کر دیا ہے کل صبح مسٹر عبدالباری ڈپٹی سپیکر بہار اسمبلی کو بھی اسی آرڈیننس کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا

نیویارک ۲۹؍جنوری - جاپان کی سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ جاپانی لکڑی کے جہاز تیار کر رہے ہیں - ایک جہاز چند روز ہوئے ٹوکیو کی بندرگاہ میں تیار ہوا - اور وزیر اعظم اور دوسرے وزراء نے اس میں سفر کیا

لنڈن ۲۹؍جنوری - ایک جرمن اخبار نے لکھا ہے کہ آئندہ آٹھ دن جرمنی کے مستقبل کا فیصلہ کرینگے - اور یہ معلوم ہوگا کہ ہماری قربانیاں رائیگاں گئیں یا ان کا کچھ نتیجہ نکلتا ہے -

لنڈن ۲۹؍جنوری - جرمنوں کی نگاہیں اس وقت برسلاؤ کے قلعہ بند شہر پر لگی ہوئی ہیں - روسی پچاس میل لمبے مورچہ پر جرمن سرحد پر حملے کر رہے ہیں - پولینڈ اور جرمنی کی سرحد پر ایک شہر روسیوں نے لے بھی لیا ہے - اور برسلاؤ کے دروازوں پر پہنچ گئے ہیں - روسی توپیں کونسبرگ پر گولہ باری کر رہی ہیں -

دہلی ۲۹؍جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۴ جنوری کو جودھپور میں ایک جنگی نمائش کے سلسلہ میں تین انچ دہانہ کی ایک توپ گولے برسا رہی تھی - کہ ایک گولہ تماشائیوں کے ہجوم میں جا گرا جس سے ۱۳ اشخاص ہلاک اور ۲۶ مجروح ہو گئے -

ایتھنز ۲۹؍جنوری - تازہ معاہدہ کے مطابق باغیوں نے ۱۰۰۳ برطانی جنگی قیدی اور کچھ یونانی شہری

بواسیر

خونی اور بادی ہر قسم کی بواسیر کے لئے بفضلہ تعالیٰ سنو فیصدی یہ دوا کامیاب ثابت ہوئی ہے

قیمت دو روپے نو آنے

ملنے کا پتہ دی بنگال ہومیوفارمیسی ریلوے روڈ قادیان

ضرورت باورچی

ایک ایسے باورچی کی ضرورت ہے - جو ہر قسم کے کھانے پکانے جانتا ہو محنتی اور دیانت دار ہو - تنخواہ حسب مہارت پندرہ سے تیس روپیہ ماہوار علاوہ کھانا و رہائش ہوگی -

محمد احمد خان
معرفت میک ورکس قادیان

ضرورت ہے

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے لئے ایسے اشخاص کی ضرورت ہے جو گریجوایٹ ہوں اور محنتی و تجارتی مذاق رکھتے ہوں - ایسے لوگوں کو سٹار ہوزری میں ہر قسم کی ٹریننگ دی جائیگی - دوران ٹریننگ ایک سو روپیہ ماہانہ دیا جائے گا - امتحانی عرصہ ایک سال ہوگا اس کے بعد منتخب اشخاص کو ۱۰۰-۱۰-۱۵۰ کا گریڈ دیا جائے گا - خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوا دیں - منتخب اشخاص کو پانچ سال ملازمت کا معاہدہ کرنا ہوگا -

چیئرمین سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ و انگریزی دوافروش سے خریدیے۔